تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/ ۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الاولیٰ:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	العقائد والكلام	۱۰۰

نوٹ: ہر قسم سے دو دو سوالات حل کریں؟

قسم اوّل ---- عقائد نسفی

سوال نمبر1: قال اهل الحق حقائق الاشياء ثابتة و العلم بها متحقق خلافا للسوفسطائية و اسباب العلم للخلق ثلاثة الحواس السليمة و الخبر الصادق و العقل .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں؟ نیز بتائیں کہ اہل الحق کون لوگ ہیں؟ بیان کریں؟

(ب) حواس سلیمہ سے مراد کیا ہے؟

سوال نمبر2: (الف) خبر صادق کی اقسام لکھیں نیز خبر متواتر اور خبر الرسول المويد بالمعجزة کی وضاحت کریں؟

(ب) عقل کے ذریعے علم ضروری ثابت ہوتا ہے یا نظری نیز الہام اسباب علم میں سے ہے یا نہیں؟

سوال نمبر3: (الف) اللہ تعالیٰ کی صفات ثبوتیہ اور سلبیہ تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات قلمبند کریں؟

(۱) قرآن (۲) رزق (۳) میزان (۴) ایمان

قسم ثانی ---- الحق المبین

سوال نمبر4: (الف) جن علماء کرام نے تقویۃ الایمان کا مختلف طریقوں سے رد کیا ان میں سے تین کے نام تحریر کریں؟

(ب) تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دلالت کرنے والی کوئی دو آیات تحریر کریں؟

سوال نمبر5: (الف) کیا توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان پر ہوتا ہے؟ اپنا مؤقف تفصیلاً بیان کریں؟

(ب) مسئلہ تکفیر میں اہل سنت و جماعت کا مسلک اختصار کے ساتھ سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر6: (الف) جس مسلک کے اکابر علماء نے کفریہ عبارات لکھیں، کیا اس مسلک کے دور حاضر کے علماء ان عبارات کو کفریہ سمجھتے ہیں؟ وضاحت کریں؟

(ب) کیا کسی مسلک کے علماء کی دینی خدمات کو مدنظر رکھ کر یہ کہنا درست ہے کہ انہوں نے توہین آمیز عبارات نہیں لکھی ہوں گی؟

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الاولى: العقائد والكلام

نوٹ: ہر قسم سے دو دو سوالات حل کریں۔

قسم اوّل ...... عقائد نسفی

سوال نمبر 1: قال اهل الحق حقائق الاشياء ثابتة و العلم بها متحقق خلافا للسوفسطائية و اسباب العلم للخلق ثلاثة الحواس السليمة و الخبر الصادق و العقل .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں؟ نیز بتائیں کہ اہل الحق کون لوگ ہیں؟ بیان کریں؟

(ب) حواس سلیمہ سے مراد کیا ہے؟

جوابات: (الف) عبارت کا ترجمہ:

اہل حق کے نزدیک تمام اشیاء کی حقیقتیں ثابت ہیں اور ان کا علم متحقق ہے، سوفسطائیہ کے خلاف (کہ وہ حقائق اشیاء کا انکار کرتے ہیں) اور مخلوق کے لیے علم (حاصل ہونے) کے تین اسباب ہیں: صحیح حواس، سچی خبر اور عقل۔

اہل حق سے مراد لوگ: اہل حق سے مراد "اہل السنہ والجماعۃ" ہیں۔ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کی۔

یا

معتزلہ صرف اپنے آپ کو حق پر جانتے ہیں اور باقی سب کو باطل گردانتے ہیں، اس لیے انہوں نے اپنا نام "اہل حق" رکھا ہوا تھا۔

(ب) حواس سلیمہ کی وضاحت:

(i) سمع: وہ قوت جو کان کے سوراخ کے پیچھے بچھائے ہوئے پردوں میں رکھی گئی ہے، جب ہوا کے ذریعے آواز ان پردوں تک پہنچتی ہے، تو انسان کو آواز کا ادراک ہوتا ہے۔

(ii) بصر: وہ قوت ہے، جو دو پٹھوں میں رکھی گئی ہے، یہ دونوں پٹھے دماغ میں ملے ہوئے ہیں اور ایک کا ایک ایک آنکھ سے تعلق ہے۔

(iii) شم: دماغ کے اگلے حصہ میں دو ابھرے ہوئے گوشت کے فالتو حصوں میں یہ قوت رکھی گئی ہے، جب ہوا کے ذریعے کوئی بو خیشوم تک پہنچتی ہے، تو اس قوت کے ذریعے سے اس کا ادراک ہوتا ہے۔

(iv) لمس: تمام جسم میں ایک قوت رکھی گئی ہے، اس سے گرمی اور سردی، خشکی اور تری کا احساس ہوتا ہے۔

(v) ذوق: یہ قوت زبان میں رکھی گئی ہے، اس میں میٹھے اور کڑوے کا ادراک ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2:۔

(الف) خبر صادق کی اقسام لکھیں نیز خبر متواتر اور خبر الرسول المؤید بالمعجزۃ کی وضاحت کریں؟

(ب) عقل کے ذریعے علم ضروری ثابت ہوتا ہے یا نظری نیز الہام اسباب علم میں سے ہے یا نہیں؟

جوابات: (الف) خبر صادق:

خبر صادق: وہ ہے جو واقع کے مطابق ہو، کیونکہ خبر ایک کلام ہے اور اس کی خارج کے ساتھ ایک نسبت ہے۔

خبر صادق کی دو اقسام ہیں: خبر متواتر اور خبر رسول المؤید بالمعجزہ

وضاحت: (۱) خبر متواتر: وہ خبر ہے، جو قوم کی زبانوں پر صادق ہو اور وہ قوم لحاظ تعداد اتنی ہو کہ ان کا عادۃً جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو مثلاً کلمہ وجود وغیرہ۔ اس سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے۔

(۲) خبر رسول المؤید بالمعجزہ: اس رسول کی خبر جس کی رسالت کو اس کے معجزات سے تائید حاصل ہوتی ہے یعنی وہ نبوت کا دعویٰ کرے اور اس سے معجزات ظاہر ہوں، کیونکہ جو شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے اس کے ہاتھوں معجزہ ظاہر نہیں ہو سکتا، اسے معجزہ دیا نہیں جاتا، خبر رسول سے علم استدلالی حاصل ہوتا ہے یعنی دلیل میں نظر کرنے سے علم حاصل ہوتا ہے۔ یقین اور ثبوت سے خبر رسول سے حاصل ہونے والا علم، علم ضروری کے مشابہ ہوتا ہے یعنی دونوں سے یقین حاصل ہوتا ہے۔

(ب) عقل سے ثابت ہونے والا علم:

عقل: وہ قوت ہے، جس سے نفس علوم و ادراکات کے لیے تیار ہوتا ہے۔ عقل سے جو علم بغیر فکر کے حاصل ہو، وہ علم ضروری ہوتا ہے مثلاً کل، جز سے بڑا ہوتا ہے اور جو علم استدلال کے ذریعے حاصل ہو، وہ نظری ہوتا ہے۔

الہام اسباب علم میں سے ہے یا نہیں: الہام سے علم مخلوق کے لیے علم ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ یہ ایک مخص ہوتا ہے اور جس شخص کو الہام ہوا اس کو علم حاصل ہوگا۔ یعنی الہام علم کا سبب ہے صرف اس شخص کے لیے جس کو الہام ہوا ہے، کیونکہ اس کا ثبوت حدیث مبارکہ میں ہے۔ اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سلف صالحین کی کثیر جماعت کو الہام ہوا کرتا تھا۔ (کنز العمال)

سوال نمبر3: (الف) اللہ تعالیٰ کی صفات ثبوتیہ اور سلبیہ تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل میں سے تین کی تعرفات قلمبند کریں؟

(۱) قرآن (۲) رزق (۳) میزان (۴) ایمان

جوابات: (الف) اللہ تعالیٰ کی ثبوتیہ صفات:

ان کو ذاتیہ بھی کہتے ہیں:

۱- علم ۲- قدرت ۳- حیات ۴- قوت ۵- سمع
۶- بصر ۷- ارادہ ۸- کلام ۹- تکوین ۱۰- فعل
۱۱- ترزیق ۱۲- مشیت

اللہ تعالیٰ کی صفاتِ سلبیہ:

اللہ تعالیٰ کی صفات سلبیہ درج ذیل ہیں:

۱-لیس بعرض: اللہ تعالیٰ عرض نہیں ہے، کیونکہ عرض اپنے قیام میں غیر کا محتاج ہے اور عرض کی بقاء ممتنع ہے۔

۲-ولا جسم: اللہ عزوجل کا جسم بھی نہیں ہے، کیونکہ جسم جواہر مفردہ سے مرکب ہوتا ہے اور جسم متغیر ہوتا ہے یعنی کسی مکان میں ہوتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔

۳-ولا جوھر: ہمارے نزدیک "جزء لا یتجزی" ہے اور یہ متغیر بھی ہے اور جسم کا ایک ٹکڑا بھی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔

۴-ولا مصور: اللہ عزوجل صورت اور شکل والا بھی نہیں جیسے انسان کی شکل وصورت ہوتی ہے، کیونکہ شکل وصورت جسم کا خاصہ ہے اور اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔

۵-ولا محدود: اللہ عزوجل محدود بھی نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ حد ہے اور نہ نہایت۔

۶-ولا معدود: اللہ تعالیٰ عدد و کثرت والا بھی نہیں ہے۔

۷-ولا متبعض ولا متجز: اللہ تعالیٰ نہ ابعاض والا ہے، نہ اجزاء والا ہے اور نہ ہی ابعاض و اجزاء سے مرکب ہے، کیونکہ ان میں اجزاء کی حاجت ہے اور یہ وجوب کے منافی ہے۔

۸- **ولا متناہ:** یعنی اللہ تعالیٰ کی کوئی انتہا نہیں ہے، وجہ یہ ہے کہ انتہا مقادیر واعداد کی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ مقادیر واعداد سے پاک ہے۔

۹- **ولا یوصف بالماھیۃ:** وہ کسی شیٔ کے ساتھ جنس میں شریک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں "ماھو" کے ذریعے سوال ہو سکے۔

۱۰- **ولا یوصف بالکیفیۃ:** اللہ عزوجل کسی کیفیت (حرارت وبرودت) سے بھی متصف نہیں ہے، کیونکہ یہ تمام اجسام کی صفات ہیں اللہ عزوجل جسم سے پاک ہے۔

۱۱- **ولا یتمکن فی مکان:** اللہ تعالیٰ کسی مکان میں متمکن نہیں ہے، وجہ یہ ہے کہ متمکن کا معنی ہے ایک بُعد کا دوسرے بُعد میں نفوذ۔ بُعد کی دو قسمیں ہیں: عرضی اور جوہری۔

(ب) تعریفات اصطلاحات:

۱- **قرآن کی تعریف:** قرآن کلامِ الٰہی ہے اور مخلوق نہیں ہے، وہ ہمارے مصاحف میں لکھا ہوا ہے، ہمارے دلوں میں محفوظ ہے، ہماری زبانوں پر پڑھا جاتا ہے اور ہمارے کانوں سے سنا جاتا ہے۔

۲- **رزق کی تعریف:** رزق ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ حیوان کی طرف بھیجے وہ غذا ہو یا غیر غذا، یہ حلال وحرام دونوں کو شامل ہے۔

۳- **میزان کی تعریف:** وہ ترازو جس کے دو پلڑے ہوتے ہیں اور اس میں روز قیامت انسانوں کے اعمال کی مقدار جانی جائے گی۔

۴- **ایمان کی تعریف:** سچے دل سے ان باتوں کی تصدیق کرنا جو ضروریات دین سے ہوں، ایمان کہلاتا ہے۔

یا

تصدیق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما جاء بہ من عند اللہ تعالیٰ و الاقرار بہ .

قسم ثانی ...... الحق المبین

سوال نمبر 4: (الف) جن علماء کرام نے تقویۃ الایمان کا مختلف طریقوں سے رد کیا ان میں سے تین کے نام تحریر کریں؟

(ب) تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دلالت کرنے والی کوئی دو آیات تحریر کریں؟

جواب: **(الف) تقویۃ الایمان کا رد کرنے والے علماء کے نام:**

مولانا فضل الحق خیر آبادی

ii- مولانا عنایت احمد کاکوروی

iii- مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی رحمہم اللہ تعالیٰ

(ب) قرآن کریم سے تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دلائل:

اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ملا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات' اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا۔ اس لیے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے، اور بس۔ بنابریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مومن کا دل و دماغ محسوس کرتا ہے۔ مگر کما حقہ کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں۔ ایسی صورت میں تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی۔ ارشاد ہوتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ○ (۲) (پ:۲۶، سورہ حجرات)

اے ایمان والوں! بلند نہ کرو اپنی آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے آپس میں زور سے بولا کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب کچھ اکارت جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ○ (۳) (پ:۲۶، سورہ حجرات)

بے شک جو لوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں' رسول اللہ کے نزدیک وہ ایسے لوگ ہیں جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے۔ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

تیسری آیت میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ○ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (۴،۵) (پ:۲۶، سورہ حجرات)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک جو لوگ آپ کو آپ کے رہنے کے حجروں سے باہر پکارتے ہیں ان

...ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) کیا توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان پر ہوتا ہے؟ اپنا موقف تفصیلاً بیان کریں؟

(ب) مسئلہ تکفیر میں اہل سنت و جماعت کا مسلک اختصار کے ساتھ سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان پر ہونا:

بعض لوگ توہین کے کلمات کے معانی میں طرح طرح کی تاویلیں گھڑ لیتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی تاویل سے معنی مستقیم ہو بھی جائے تو اس کے باوجود عرف عام اور محاورات اہل زبان میں اس کلمہ سے توہین کا معنی و مفہوم پایا جائے تو پھر سب تاویلات بے کار ہوں گی۔ مثال کے طور پر اگر کوئی اپنے والد یا مرشد کو "ولد الحرام" کہے اور تاویل یہ پیش کرے کہ لفظ حرام سے مراد حرام نہیں بلکہ محترم مراد ہے جیسے مسجد حرام۔ لہٰذا ولد الحرام سے مراد ولد محترم ہے تو یقیناً کوئی اہل انصاف کسی بزرگ کے حق میں اس تاویل کی آڑ میں یہ لفظ بولنے کو قطعاً ناجائز قرار دے گا اور ان کلمات کو بر بنائے عرف عام اور محاورات اہل زبان میں توہین سمجھے گا اور ناجائز قرار دے گا۔

لہٰذا ناظرین سے درخواست ہے کہ علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پڑھتے وقت اس اصل کو پیش نظر رکھیں اور پھر دیکھیں کہ عرف عام اور محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت میں توہین ہے یا نہیں۔

(ب) مسئلہ تکفیر میں اہل سنت و جماعت کا مسلک:

مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر بول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کرے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تامل نہیں کریں گے۔ خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، لیگی ہو یا کانگریسی، نیچری ہو یا ندوی۔ اس بارے میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک لیگی نے کلمہ کفر بولا تو ساری لیگ کافر ہو گئی یا ایک ندوی نے ایک التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی کافر ہو گئے۔ ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارات کفریہ کی بناء پر ہر ساکن دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے۔ چہ جائیکہ تمام لیگی اور سارے ندوی کافر ہوں۔ ہم اور ہمارے اکابر نے بارہا اعلان کیا کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے۔ ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم و محبوبان ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود تنبیہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخیوں سے توبہ نہیں کی۔ نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخیوں کو حق سمجھتے ہیں اور گستاخی کرنے والوں کو اہل حق اپنا مقتداء اور پیشوا مانتے ہیں اور بس۔ اس کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکفیر نہیں کی۔ ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے، اگر ان کو ٹٹولا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں۔ ان

کے علاوہ کوئی دیوبند کار بنے والا کافر ہے، نہ لیگی اور نہ ندوی ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

سوال نمبر 6: (الف) جس مسلک کے اکابر علماء نے کفریہ عبارات لکھیں، کیا اس مسلک کے دور حاضر کے علماء ان عبارات کو کفریہ سمجھتے ہیں؟ وضاحت کریں؟

(ب) کیا کسی مسلک کے علماء کی دینی خدمات کو مدنظر رکھ کر یہ کہنا درست ہے کہ انہوں نے توہین آمیز عبارات نہیں لکھی ہوں گی؟

جوابات: (الف) کفریہ عبارات ہر دور کے علماء کا ردعمل:

علماء دیوبند کی جن توہین آمیز عبارات کی عرب وعجم کے علماء اہلسنت نے تکفیر کی ہے' تو حقیقت میں ان کے مفتیان کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے، لیکن محض اس لیے کہ وہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں تکفیر نہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ان عبارات میں کفر صریح موجود ہے۔ اگر ان مفتیان سے انہی کے پیشواؤں کی کوئی عبارت لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے جس کے متعلق انہیں علم نہ ہو کہ وہ ان کے اکابر علماء کی عبارت ہے' تو اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک ہو کر فتویٰ کفر صادر فرما دیتے ہیں۔ جب انہیں بتایا جائے کہ یہ آپ کے فلاں مقتداء کا قول ہے، تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں بن پاتا۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک دیوبندی عقیدہ کے مولوی نے جو مودودیت کا شکار ہو چکے تھے، مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزامات سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لیے، مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کی ایک عبارت ان کی کتاب سے نقل کر کے دار الافتاء دیوبند بھیجی اور اس پر فتویٰ طلب کیا۔ مگر یہ نہ بتایا کہ عبارت کس کی ہے؟ تو دیوبند مفتی صاحب نے بے دھڑک ہو کر فتویٰ کفر لگا دیا۔ پھر یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں مچھلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا۔

(ب) علماء کرام کی دینی خدمات کے پیش انہیں توہین آمیز عبارات سے بری قرار دینا:

بعض لوگوں کے نزدیک فلاں مسلک کے علماء نے بہت زیادہ دین کی خدمت کی، انہوں نے بے شمار کتب لکھیں، ان کے بہت سے لوگ پیری مریدی بھی کرتے ہیں اور بہت سے عابد وزاہد بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے دین کی بہت زیادہ تبلیغ واشاعت بھی کی ہے' تو اس سب کی بنا پر ذہن تسلیم نہیں کرتا کہ انہوں نے توہین آمیز عبارات بھی لکھی ہوں گی؟ تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ان کے لوگوں سے توہین کا سرزد ہو جانا شرعاً اور عقلاً کسی بھی طرح محال نہیں۔ بلعم بن باعوراء نے بڑے عابد زاہد اور مستجاب الدعوات ہونے کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کی اور اہانت کا مرتکب

اور ہمیشہ کے لیے ذلت کے گڑھے میں گر گیا۔ اسی طرح شیطان بھی عابد و زاہد اور عالم و عارف ہونے کے باوجود حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہوا اور اللہ کی بارگاہ سے رد ہو گیا۔

خوارج و معتزلہ اور دیگر فرقہ باطلہ کے علمی و عملی کارناموں سے دور حاضر کے علماء برابر نہیں ہو سکتے لیکن اس سب کے باوجود قعر ضلالت سے نہ بچ سکے۔ رہی دین کی خدمت و حمایت کی بات تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اہل حق ہی کے ذریعے ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ یہ کام دین کی تائید کے نافرمانوں اور فاجروں سے بھی کروالیتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر (بخاری شریف ج 1)

پس کسی بھی مسلک کے علماء کی دینی خدمات کو مدنظر رکھ کر یہ کہنا درست نہیں کہ انہوں نے یہ توہین آمیز عبارات نہیں لکھی ہوتی۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الثانية:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	المیراث	۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: (الف) علم فرائض کی تعریف، موضوع اور غرض بیان کریں؟

(ب) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہات تحریر کریں؟

سوال نمبر 2: (الف) اسباب ارث تحریر کریں؟

(ب) موانع ارث تفصیلاً سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) کتاب اللہ میں جو فروض ہیں وہ اور ان میں سے ہر ایک کا مخرج تحریر کریں؟

(ب) عصبہ بنفسہ اور عصبہ مع غیرہ کی تعریفات لکھیں؟

سوال نمبر 4: (الف) شوہر اور سگی بہنوں کے احوال زینتِ قرطاس کریں؟

(ب) نسبت تماثل اور تداخل کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟

(۱)	چار بیٹیاں	باپ	
(۲)	شوہر	ماں	باپ
(۳)	بیٹی	ماں	باپ
(۴)	ماں	باپ	دو بیٹیاں
(۵)	باپ	ماں	دو بھائی
(۶)	شوہر	ماں	سگی بہن

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثانية: المیراث

سوال نمبر 1: (الف) علم فرائض کی تعریف، موضوع اور غرض بیان کریں؟

(ب) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہات تحریر کریں؟

جوابات: (الف) علم فرائض کی تعریف:

فرائض فریضۃ کی جمع ہے، جس کے معنی ہیں مقررہ حصہ اور اصطلاح میں علم فرائض اس علم کو کہتے ہیں: جس کے ذریعے میت کے ترکہ (مرنے والے کا بچا ہوا مال) میں میت کے ورثاء کا پورا پورا حق معلوم ہو جائے۔

علم فرائض کا موضوع: علم فرائض کا موضوع ترکہ اور وارث ہے، کیونکہ علم فرائض میں ترکہ اور وارث کے متعلق ہی بحث ہوتی ہے یعنی متوفی کے ترکہ کے کون کون سے افراد وارث بنتے ہیں۔

علم فرائض کی غرض و غایت: ورثاء تک ان کا پورا پورا حق پہنچانا، یہ علم فرائض کی غرض و غایت ہے۔

(ب) علم میراث کے نصف علم ہونے کی وجوہات:

علم میراث کے نصف علم ہونے کی تین وجوہات درج ذیل ہیں:

(ا) باعتبار حالت: انسان کی دو حالتیں ہیں: زندگی اور موت۔ علم فرائض کے علاوہ باقی تمام دینی علوم کا تعلق انسان کی حالت حیات سے ہے، جبکہ علم فرائض کا تعلق انسان کی حالت ممات سے ہے۔ اس وجہ سے یہ علم نصف علم کہلاتا ہے یا اسی وجہ سے اس علم کو نصف علم قرار دیا گیا ہے۔

(۲) باعتبار سبب ملک: ملک کے دو اسباب ہیں:

(i) ضروری، (ii) اختیاری۔

علم فرائض کے علاوہ باقی تمام علوم ملک اختیاری کا سبب بنتے ہیں جبکہ علم فرائض ملک ضروری کا سبب بنتا ہے۔ اس وجہ سے اس علم کو نصف علم قرار دیا گیا ہے۔

(iii) دوسرے علوم و فنون کے مقابل علم الفرائض کی اہمیت اور افادیت زیادہ ہے، کیونکہ اس میں قرآن پر مبنی احکام و مسائل کی تفصیل ہے اور وفات کی صورت میں یہ اچانک پیش آتے ہیں۔

سوال نمبر 2: (الف) اسباب ارث تحریر کریں؟

(ب) موانع ارث تفصیلاً سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) اسباب ارث:

ارث کے تین اسباب ہیں:

i- نسبی قرابت ii- زوجیت یعنی شادی iii- ولاء یعنی ملکیت

(ب) موانع ارث کی تفصیل:

موانع ارث چار ہیں: ۱- رقیت، ۲- قتل، ۳- اختلاف دین، ۴- اختلاف دار

۱- رقیت: غلام یا لونڈی ہونا پہلا مانع ارث ہے، خواہ رقیت کامل ہو یا ناقص ہو (جیسے قن یعنی مکمل غلام، یا رقیت ناقص ہو جیسے مکاتب مدبر اور ام ولد)۔

۲- قتل: کسی شخص کو جان سے مار ڈالنا یہ دوسرا مانع ارث ہے یعنی جس قتل سے قاتل پر قصاص یا کفارہ لازم آئے، تو ایسا قاتل مقتول کی جائیداد سے محروم رہے گا۔

قتل کی اقسام مع الاحکام درج ذیل ہیں:

قتل عمد: جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر ہو، تو اسے قتل عمد کہتے ہیں، قتل عمد کے ساتھ قصاص لازم آتا ہے۔

قتل شبہ عمد: جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر ہو لیکن قتل کسی ایسی چیز سے ہو، جو نہ تو تیز دھار ہو اور نہ ہی بطور ہتھیار استعمال ہو جیسے لاٹھی یا اینٹ سے قتل کرنا، تو ایسے قتل کو قتل شبہ عمد کہتے ہیں۔

قتل خطاء: جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر نہ ہو، بلکہ وہ قتل غلطی سے واقع ہو جیسے کسی شکار پر چھوڑی گئی گولی، اتفاق سے کسی آدمی کو جا لگے اور آدمی مرجائے، تو ایسے قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت واجب ہے۔

قائم مقام قتل خطاء: جو قتل سونے کی حالت میں کسی دوسرے پر گرنے کی وجہ سے ظاہر ہو، وہ قائم مقام قتل خطاء ہے، ایسے قاتل پر قتل خطاء کا حکم جاری ہوتا ہے۔

قتل بسبب: کسی شخص نے دوسرے کی زمین پر گڑھا کھودا اور اس میں کوئی شخص گر کر مر گیا، تو یہ قتل بسبب ہے۔ ایسی صورت میں اس شخص پر نہ تو قصاص ہے اور نہ ہی کفارہ لازم ہے۔ البتہ اس کے عصبہ کے ذمہ دیت ہے۔ اس نوعیت کا قتل محرومی وراثت کا باعث نہیں بنتا۔

۳- اختلافِ دین:

وارث اور مورث ان دونوں میں سے کسی ایک کا مسلمان ہونا اور دوسرے کا غیر مسلم ہونا، یہ وارث کے لیے تیسرا مانع ارث ہے۔

۴- اختلاف دار (ملک):

غیر مسلم وارث اور غیر مسلم مورث کے ملکوں کا مختلف ہونا یہ وارث کے لیے چوتھا مانع ارث ہے اور وارث اور مورث کے ملکوں کا اختلاف یا تو حقیقی ہوگا یا حکمی۔

حقیقی اختلاف: اختلاف دار یہ ہے کہ وارث اور مورث ان دونوں میں سے کوئی ایک دار اسلام میں ہو اور دوسرا دار الحرب میں ہو جیسے حربی اور ذمی۔

حکمی اختلاف: حکمی اختلاف یہ ہے کہ دونوں میں سے کوئی ایک شرعی اعتبار سے دار السلام سے

اور دوسرا دار الحرب سے ہو، اگر چہ دونوں ایک ہی اسلامی ملک میں رو رہے ہوں جیسے مستامن اور ذمی۔

سوال نمبر 3: (الف) کتاب اللہ میں جو فروض ہیں وہ اور ان میں سے ہر ایک کا مخرج تحریر کریں؟

(ب) عصبہ بنفسہ اور عصبہ مع غیرہ کی تعریفات لکھیں؟

جوابات: (الف) مخارج کے مسائل / فروض کے مخارج:

i۔ اگر ایک ہی ہو، تو اس کا ہم نام اس کا مخرج ہوگا مثلاً ربع ہو تو مخرج 4 ہوگا۔ سوائے نصف کے کہ اس کا مخرج دو ہوگا۔

ii۔ اگر سب فروض کا تعلق ایک ہی نوع سے ہو، تو سب سے چھوٹا عدد مخرج ہوگا۔

iii۔ اگر نوع اول میں سے نصف (1/2) اور نوع ثانی سے کوئی ایک ہو یا تمام ہی ہوں' تو مسئلہ چھ (6) سے بنے گا۔

iv۔ اگر نوع اول سے ربع (1/4) ہو اور نوع ثانی سے کوئی ایک ہو یا تمام ہی ہوں' تو مسئلہ بارہ (12) سے بنے گا۔

v۔ اگر نوع اول سے ثمن (1/8) ہو اور نوع ثانی سے کوئی ایک ہو یا تمام ہی ہوں' تو مسئلہ چوبیس (24) سے بنے گا۔

(ب) تعریفات اصطلاحات:

عصبہ بنفسہ: اس مرد کو کہا جاتا ہے جسے جب میت کی طرف منسوب کیا جائے گا، تو درمیان میں کسی انث کا واسطہ نہ ہو جیسے بیٹا اور باپ وغیرہ۔

عصبہ معہ غیرہ: اس عورت کو کہتے ہیں، جو ذوی الفروض میں سے ہو اور اسے کسی عورت نے عصبہ بنا دیا ہو جیسے بیٹی کی موجودگی میں سگی بہن یا علاتی بہن عصبہ بن سکتی ہے۔

سوال نمبر 4: (الف) شوہر اور سگی بہنوں کے احوال زینتِ قرطاس کریں؟

(ب) نسبت تماثل اور تداخل کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

(الف) شوہر کی حالتیں:

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

1۔ نصف: جب میت اولاد بیٹا، بیٹی یا پوتا، پوتی خواہ نچلے درجے تک موجود نہ ہو مثلاً

مسئلہ 6/عول 8:

میت

شوہر	ماں	سگی بہن
1/2	1/3	1/2
3	2	3

ii- ربع:

اگر میت کی اولاد بیٹا، بیٹی یا پوتا، پوتی خواہ نچلے درجے تک موجود ہوں مثلاً

مسئلہ 4:

میت

شوہر	بیٹا
1/4	عصبہ
1	3

سگی بہن کی حالتیں:

سگی بہن کی پانچ حالتیں ہیں:

i- نصف:

جب اکیلی ہو مثلاً

مسئلہ 2:

میت

چچا	سگی بہن
عصبہ	1/2
1	1

ii- ثلثان:

جب بہنیں دو یا دو سے زیادہ ہوں مثلاً

مسئلہ 3:

میت

2 سگی بہنیں	چچا
2/3	عصبہ
2	1

iii- **عصبہ بغیرہ:**

جب سگی بہن کے ساتھ سگا بھائی بھی موجود ہو مثلاً

مسئلہ 3:

میت

سگی بہن	سگا بھائی
	عصبہ
1	1
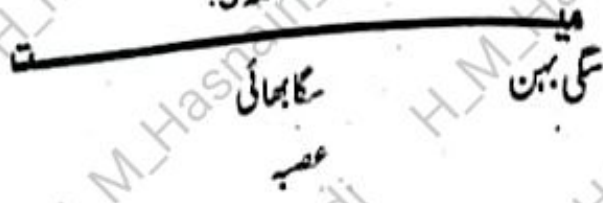
iv- **عصبہ مع غیرہ:**

جب سگی بہن کے ساتھ بیٹی یا پوتی ہو مثلاً

مسئلہ 2:

میت

سگی بہن	بیٹی
عصبہ	1/2
1	1

v- **محروم اسقوط:**
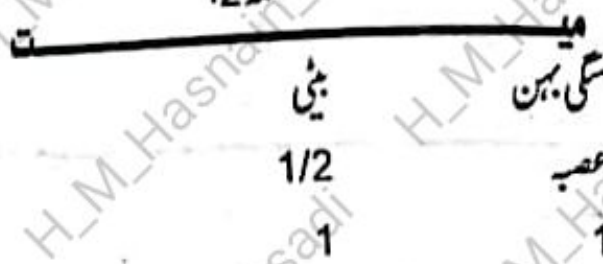
جب میت کا بیٹا یا پوتا نیچے تک موجود ہو مثلاً

مسئلہ 1:

میت

سگی بہن	بیٹا
محروم	عصبہ
X	1
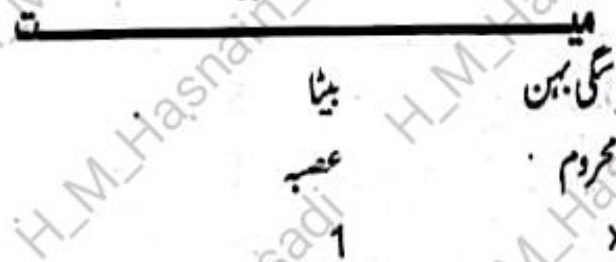
(ب) **تعریفات اصطلاحات:**

تماثل: جب دو عدد باہم برابر ہوں، تو ان میں تماثل کی نسبت ہوگی مثلاً 4,4،5,5 وغیرہ۔

تداخل: ایسے دو عدد جس میں چھوٹا عدد بڑے عدد کو پورا پورا تقسیم کردے، تو ان دو عددوں میں تداخل ہوگی مثلاً 16,8،10,5 وغیرہ۔

س5. درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟

چار بیٹیاں

باپ

(۲) شوہر ماں باپ

(۳) بیٹی ماں باپ

(۴) ماں باپ دو بیٹیاں

(۵) باپ ماں دو بھائی

(۶) شوہر ماں سگی بہن

جوابات: صورتوں کا حل:

مسئلہ 6:

۱- میــــــــــــــــت

چار بیٹیاں	باپ
2/3	1/6+عصبہ
4	1 + 1

مسئلہ 4:

۲- میــــــــــــــــت

شوہر	ماں	باپ
1/2	(1/3) ثلث باقی	عصبہ
3	1	2

مسئلہ 6:

۳- میــــــــــــــــت

بیٹی	ماں	باپ
1/2	1/6	1/6+عصبہ
3	1	1 + 1

مسئلہ 6:

۴- میــــــــــــــــت

ماں	باپ	دو بیٹیاں
1/6+عصبہ	1/6	2/3
0 + 1	1	4
1	1	2,2

مسئلہ 6:

۵- میت

باپ	ماں	دو بھائی
عصبہ	1/6	محروم
5	1	x

مسئلہ 6/8 عولی

۱- میت

شوہر	ماں	سگی بہن
1/2	1/3	1/2
3	2	3

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الثالثة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	الفقه	۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: و یجوز لابن العم ان یزوج بنت عمه من نفسه وقال زفر رحمه الله لا یجوز و اذا اذنت المراة للرجل ان یزوجها من نفسه فعقد بحضرة شاهدین جاز و قال زفر و الشافعی رحمهما الله لا یجوز۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور اس کا ترجمہ کریں؟

(ب) پہلی عبارت میں من نفسه سے کون مراد ہے اور دوسری عبارت میں من نفسه سے کون مراد ہے؟

(ج) دوسرے مسئلہ میں حضرت شافعی اور امام زفر رحمہما اللہ کی دلیل کیا ہے؟

سوال نمبر 2: ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاهدین حرین عاقلین بالغین مسلمین رجلین اورجل و امراتین عدولا کانوا اوغیر عدول او محدودین فی القذف۔

(الف) ترجمہ کریں اور عدول کی وضاحت کریں؟

(ب) نکاح میں شہادت کا شرعی حکم کیا ہے اور گواہ کیسے ہونے چاہئیں۔

(ج) لا ینعقد، صیغہ، فعل اور باب واضح کریں۔

سوال نمبر 3: (الف) طلاق حسن، طلاق احسن اور طلاق بدعت کی وضاحت کریں؟

(ب) طلاق بدعت کا حکم کیا ہے، نافذ ہوتی ہے یا نہیں اگر کسی نے طلاق بدعت دی تو اس کا ازالہ کیسے کرے؟

(ج) طلاق رجعی اور طلاق بائن کے حکم میں کیا فرق ہے؟

سوال نمبر 4: (الف) ایلاء، ظہار، خلع اور لعان کی وضاحت کریں؟

(ب) مطلقہ عورت اور بیوہ عورت کی عدت بیان کریں؟

(ج) کفارہ ظہار بیان کریں؟

درجہ عالمیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثالثة: الفقه

نوٹ: صرف تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1: وَيَجُوزُ لِابْنِ الْعَمِّ اَنْ يُزَوِّجَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ نَّفْسِهٖ وَقَالَ زُفَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا يَجُوزُ وَاِذَا اَذِنَتِ الْمَرْاَةُ لِلرَّجُلِ اَنْ يُزَوِّجَهَا مِنْ نَّفْسِهٖ فَعَقَدَ بِحَضْرَةِ شَاهِدَيْنِ جَازَ وَقَالَ زُفَرُ وَالشَّافِعِيُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ لَا يَجُوزُ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور اس کا ترجمہ کریں؟

(ب) پہلی عبارت میں مِنْ نَّفْسِهٖ سے کون مراد ہے اور دوسری عبارت میں مِنْ نَّفْسِهٖ سے کون مراد ہے؟

(ج) دوسرے مسئلہ میں حضرت امام شافعی اور امام زفر رحمہما اللہ کی دلیل کیا ہے؟

جوابات:

(الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں:

ترجمہ عبارت:

اور چچا کے بیٹے کو اپنی چچا زاد بہن سے اپنا نکاح کرنا جائز ہے۔ امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جائز نہیں ہے۔ جب عورت نے مرد کو اپنے سے (مرد سے) اپنا (عورت کا) نکاح کرنے کی اجازت دے دی اور اس نے دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کر لیا، تو یہ جائز ہے۔ امام شافعی اور امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جائز نہیں ہے۔

(ب) "من نفسہ" سے مراد:

پہلی عبارت میں من نفسہ سے مراد چچا کا بیٹا بذاتِ خود ہے اور دوسری عبارت میں رجل یعنی مرد عورت کا وکیل ہے۔

(ج) امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام شافعی کی دلیل:

ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی شخص مملک (مالک بنانے والا) اور متملک (مالک بننے والا) نہیں ہو سکتا جیسا کہ بیع میں یعنی شخص واحد خود ہی بائع اور مشتری نہیں ہو سکتا۔

سوال نمبر2: ولا ينعقد نكاح المسلمين الا بحضور شاهدين حرين عاقلين بالغين مسلمين رجلين اورجل و امرأتين عدولا كانوا اوغير عدول او محدودين فى القذف۔

(الف) ترجمہ کریں اور عدول کی وضاحت کریں؟

(ب) نکاح میں شہادت کا شرعی حکم کیا ہے اور گواہ کیسے ہونے چاہئیں۔

(ج) لا ینعقد، صیغہ، فعل اور باب واضح کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ عبارت:

دو مسلمانوں کا نکاح صرف دو آزاد، عاقل، بالغ اور مسلمان گواہوں کی موجودگی میں منعقد ہو سکتا ہے۔ وہ دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، عادل ہوں یا غیر عادل یا ان پر حد قذف جاری ہو چکی ہو۔

"عدول" کی تشریح: شہادت قابل تکریم اور لائق تعظیم چیزوں میں سے ایک ہے۔ لہٰذا شہادت کا اہل بھی وہی ہوگا جو قابل تعظیم و تکریم ہوگا، کیونکہ عدول کا معنی ہے عادل، ثقہ۔

(ب) شہادت کا شرعی حکم:

نکاح کو ثابت کرنے کے لیے وجوب شہادت کا حکم کہلاتا ہے۔

گواہوں کی خوبیاں:

۱- آزاد ۲- عاقل ۳- بالغ ۴- مسلمان

۵- دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں

(ج) "لا ینعقد" کے صیغہ، فعل اور باب کی وضاحت:

صیغہ واحد مذکر غائب مضارع منفی معروف ثلاثی مزید فیہ از باب انفعال۔

سوال نمبر3: (الف) طلاق حسن، طلاق احسن اور طلاق بدعت کی وضاحت کریں؟

(ب) طلاق بدعت کا حکم کیا ہے، نافذ ہوتی ہے یا نہیں اگر کسی نے طلاق بدعت دی تو اس کا ازالہ کیسے کرے؟

(ج) طلاق رجعی اور طلاق بائن کے حکم میں کیا فرق ہے؟

جوابات: (الف) طلاق احسن، طلاق سنت اور طلاق بدعت کی تعریفات:

طلاق ثلاثہ کی وضاحت: طلاق ثلاثہ کی توضیح درج ذیل ہے:

(ا) طلاق احسن: شوہر اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے، جس میں اس نے جماع نہ کیا ہو، پھر

کردے۔ اس کا کفارہ دو ماہ کے لگاتار روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔

خلع کی وضاحت: جب مرد و عورت کے درمیان اختلاف ہو جائے اور انہیں ڈر ہو کہ وہ حدود اللہ قائم نہ رکھ سکیں گے، تو ان کے لیے اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ عورت کچھ مال دے کر مرد سے (بطور خلع) اپنی جان چھڑالے۔ خلع کے ذریعے ایک طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے۔

لعان کی وضاحت: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور وہ دونوں گواہی دینے کے اہل ہوں اور عورت کا شمار ان لوگوں میں ہو جس پر الزام لگانے والے کو حد لگائی جا سکتی ہو یا مرد اس کے بچے کے نسب کی نفی کرے اور عورت اس سے محدود فی القذف کا مطالبہ کرے، تو اس پر لعان لازم ہو جائے گا۔ اس میں لعان کے بعد میاں بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔

(ب) مطلقہ عورت کی عدت:

آزاد مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہیں۔ حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل ہے۔ مطلقہ عورت اگر کنیز ہو، تو اس کی عدت دو حیض ہے، جسے حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہیں۔

بیوہ کی عدت: آزاد بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہیں۔ اگر بیوہ کنیز ہو تو اس کی عدت دو ماہ اور پانچ دن ہیں۔

(ج) ظہار کا کفارہ:

ظہار کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الرابعة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	الحديث . ۱	۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے دو دو سوالات حل کریں؟

قسم اوّل ...... مسند امام اعظم

السوال الاول: عن ابی بریدة عن ابیه کنا جلوسا عند رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال لاصحابه انهضوا بنا نعود جارنا الیهودی قال فدخل علیه فوجده فی الموت فسأله ثم قال اشهد ان لا اله الا الله و انی رسول الله فنظر الی ابیه فقال ابوه اشهد له فقال الفتی اشهد ان لا اله الا الله و ان محمد ارسول الله فقال النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحمد لله الذی انقذبی نسمة من النار .

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ کریں' نیز خط کشیدہ صیغوں کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) حدیث مذکورہ سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟

السوال الثانی: جویر بن عبد الله يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر ليلة البدر لا تضامون في رؤيته فانظر و ان لا تغلبوا في صلاة قبل طلوع الشمس و قبل غروبها .

الف: حدیث شریف کا ترجمہ کریں' نیز خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

ب: حدیث مذکورہ میں دو نمازوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے وہ کون سی نمازیں ہیں؟ ان کی فضیلت کی وجہ کیا ہے؟

السوال الثالث: (الف) علم کی فضیلت پر کوئی سی دو احادیث ذکر کریں؟

(ب) من تفقه فی دین الله کفاه الله تعالیٰ مهمه و رزقه من حیث لایحتسب .

حدیث شریف کا ترجمہ کریں' نیز خط کشیدہ صیغے کی وضاحت کریں؟

قسم ثانی ...... آثار السنن

السوال الرابع: (الف) عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا صلوٰة لمن لم یقرا بفاتحة الکتاب۔

ترجمہ کریں اور اس کی تشریح اس انداز میں کریں کہ احناف کی طرف سے اس کی تاویل ہو جائے۔

(ب) عن انس رض الله عنه ان النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و ابا بکر وعمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کانوا يفتحون الصلاة بالحمد لله رب العالمين۔

حدیث شریف کا ترجمہ کر کے بتائیں کہ بسم اللہ کے متعلق اس حدیث سے کون سا مسئلہ ثابت ہو رہا ہے؟

السوال الخامس: عن عائشه رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت كان رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يفرش رجله اليسرى و ينصب رجله اليمنى و كان ينهى عن عقبة الشيطان۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور عقبۃ الشیطان کی وضاحت کریں؟

(ب) حدیث مذکورہ میں نماز کی کس حالت کا بیان ہے؟ نیز کیا یہ طریقہ مردوں اور عورتوں سب کے لیے ہے یا فرق ہے؟ اگر فرق ہے تو واضح کریں۔

السوال السادس: عن ابی هريرة رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى على جنازة فى المسجد فليس له شئ۔

(الف) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ "فليس له شیء" سے کیا مراد ہے؟

(ب) احادیث کی روشنی میں مرد کے کفن اور عورت کے کفن کے لیے کپڑوں کی وضاحت سپرد قلم کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الرابعة: الحديث ۔ ا

نوٹ: دونوں قسموں سے دو دو سوالات حل کریں۔

قسم اوّل ...... مسند امام اعظم

السوال الاول: عن ابی بريدة عن ابيه كنا جلوسا عند رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال لا صحابه انهضوا بنا نعود جارنا اليهودی قال فدخل عليه فوجده فی الموت فساله ثم قال اشهد ان لا اله الا الله و انی رسول الله فنظر الى ابيه فقال ابوه اشهد فقال الفتى اشهدان لا اله الا الله و ان محمد ارسول الله فقال النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحمد لله الذی انقذبی نسمة من النار۔

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغوں کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) حدیث مذکورہ سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟

جوابات: (الف) حدیث کی ترجمہ:

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو اٹھو! ہم اپنے ایک یہودی پڑوسی کی بیمار پرسی کریں۔ راوی نے کہا: جب آنحضرت اس کے قریب پہنچے، تو اسے حالت جانکنی میں پایا' تو آپ نے اس کا حال پوچھا: پھر فرمایا: اقرار کرو کہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں"۔ اس یہودی نے اپنے والد کی طرف دیکھا، مگر وہ بولا کچھ نہیں' تو اس کے باپ نے کہا: اقرار کر لو۔ اس نوجوان نے کہا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا: الحمد للہ: اس نے میرے طفیل ایک انسان کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

اِنْهَضُوْا: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معلوم از باب افعال۔

اِنْهَضْ: صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم از باب سَمِعَ يَسْمَعُ۔

(ب) مذکورہ حدیث سے ملنے والا درس:

یہ حدیث مبارکہ حقوق ہمسایہ کی وضاحت کرتی ہے کہ حق ہمسائیگی اسلام کی حد تک محدود نہیں' بلکہ اگر آپ کا ہمسایہ یہودی، نصرانی یا مجوسی بھی بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کرو، اس میں کوئی حرج نہیں خاص کر جب آپ کا مقصد دین کی تبلیغ کرنا ہو۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ دوسرے مذہب کے لوگوں کو دین کی دعوت ضرور دے۔

السوال الثانی: جوبر بن عبد اللہ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر ليلة البدر لا تضامون في رؤيته فانظر و ان لا تغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس و قبل غروبها ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

(ب) حدیث مذکورہ میں دو نمازوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے وہ کون سی نمازیں ہیں؟ ان کی فضیلت کی وجہ کیا ہے؟

جوابات: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم اپنے

پروردگار کو یوں دیکھو گے جیسے چودھویں رات میں چاند دیکھتے ہو اور تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی الجھن نہیں ہوتی۔ تم اس چیز کا خیال رکھنا کہ تم اس نماز کے بارے میں سستی کا شکار نہ ہو جانا جو سورج نکلنے سے پہلے ہوتی ہے اور جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتی ہے۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

لَا تُضَامُوْنَ : شش اقسام میں ثلاثی مجرد ہے اور ہفت اقسام سے اجوف واوی۔

لَا تُغْلَبُوْا: شش اقسام سے ثلاثی مجرد ہے اور ہفت اقسام سے صحیح ہے۔

(ب) افضل نمازیں:

جن دو نمازوں کو حدیث مبارکہ کی روشنی میں افضل قرار دیا گیا ہے وہ نماز فجر اور نماز عصر ہیں۔ حماد نے ان نمازوں کے اوقات کی تفسیر نماز فجر، ظہر اور عصر سے کی ہے۔

فضیلت کی وجہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس چیز کا خیال رکھنا کہ تم اس نماز کے بارے میں سستی کا شکار نہ ہو جانا جو سورج نکلنے سے پہلے ہوتی ہے اور جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتی ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ سورج طلوع ہونے سے پہلی والی نماز سے مراد فجر کی نماز ہے اور سورج غروب ہونے سے پہلی نماز سے مراد نماز عصر ہے۔ ان دو نمازوں کا ذکر آپ نے صراحتاً اس لیے فرمایا ہے:

انہی دو اوقات میں اہل جنت اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوا کریں گے، انہی دو اوقات میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا کریں گے۔

نماز عصر کے بارے میں قرآن مجید میں بھی فرمایا:

"اپنی نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی (وسطیٰ) نماز کی"۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ نماز پنجگانہ کا احسن طریقہ سے اہتمام کریں۔

السوال الثالث: (الف) علم کی فضیلت پر کوئی سی دو احادیث ذکر کریں؟

(ب) من تفقه فی دین الله کفاه الله تعالیٰ مهمه و رزقه من حیث لایحتسب .

حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) علم کی فضیلت پر دو احادیث:

۱۔ حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ علم اور قرآن کو اپنا شعار بنا لو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

(ب) ترجمہ: جو شخص اللہ کے دین کی سمجھ حاصل کرے اور اس کا علم حاصل کرے، تو اللہ اس کے لیے کافی ہے اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس نے گمان بھی نہ کیا ہوگا۔

(ج) کشیدہ کی صرفی تحقیق:

لا ینتخب: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معلوم از باب اِفْتِعَال۔

قسم ثانی — آثار السنن

سوال الرابع: (الف) عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب۔

ترجمہ کریں اور اس کی تشریح اس انداز میں کریں کہ احناف کی طرف سے اس کی تاویل ہو جائے؟

(ب) عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابا بکر وعمر رضی اللہ عنہما کانوا یفتتحون الصلاۃ بالحمد للہ رب العالمین۔

حدیث شریف کا ترجمہ کر کے بتائیں کہ بسم اللہ کے متعلق اس حدیث سے کون سا مسئلہ ثابت ہو رہا ہے؟

جوابات: (الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کی نماز نہیں جو سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے۔

شرح حدیث: حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز میں فاتحۃ الکتاب پڑھنا فرض نہیں بلکہ واجب ہے۔ آپ مذکورہ حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہاں کمال کی نفی مراد ہے یعنی سورہ فاتحہ کے بغیر نماز ادا ہو جاتی ہے مگر مکمل طور پر ادا کا اجر و ثواب نہیں ملتا۔ آپ کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ ہے: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ "قرآن میں سے جو پڑھنا آسان ہو، وہ پڑھو"۔

(ب) حدیث کا ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اپنی نماز کی ابتداء "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" سے کرتے تھے۔

مذکورہ حدیث میں بِسْمِ اللّٰهِ سے متعلق مسئلہ:

مذکورہ حدیث مبارکہ میں بِسْمِ اللّٰهِ سے متعلق یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کہ الحمد شریف سے پہلے بِسْمِ

اللہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟ اگر پڑھی جائے گی تو وہ جہرا ہوگی یا سرا؟ اس کی وضاحت یہ ہے کہ

نماز میں قرأت بِسْمِ اللّٰہِ سرا ہوگی۔ شرعی حیثیت کے تحت تسمیہ سورت فاتحہ کا حصہ نہیں ہے۔ اس امر سے مترشح ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہری نمازوں میں قرأت بالجہر کا آغاز "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O" سے کرتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ کی قرأت جہرا نہ فرماتے تھے۔

اس سلسلے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں:

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جہری قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے فرمایا کرتے تھے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، میں نے ان میں سے کسی کو بھی جہراً بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا۔

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دور میں ابتداء نماز میں بِسْمِ اللّٰہِ جہراً پڑھتے تھے اس پر مشرکین مکہ استہزاء کرتے، کیونکہ وہ مسیلمہ کذاب کو "الرَّحْمٰنِ" کہتے تھے۔ تسمیہ سن کر وہ طعنہ دیتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل یمامہ کے معبود مسیلمہ کذاب کی طرف بلاتے ہیں، اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بِسْمِ اللّٰہِ کی قرأت سرا (آہستہ) پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔

السوال الخامس: عن عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قالت کان رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یفرش رجلہ الیسری و ینصب رجلہ الیمنی و کان ینہی عن عقبۃ الشیطان۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور عقبۃ الشیطان کی وضاحت کریں؟

(ب) حدیث مذکورہ میں نماز کی کس حالت کا بیان ہے؟ نیز کیا یہ طریقہ مردوں اور عورتوں سب کے لیے ہے یا فرق ہے؟ اگر فرق ہے تو واضح کریں۔

جوابات: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بایاں پاؤں بچھا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کرتے تھے اور شیطان کی بیٹھک سے منع کرتے تھے۔

عقبۃ الشیطان کی تشریح:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عقبہ شیطان سے منع فرماتے یعنی نماز میں اقعاء کرنے سے منع فرماتے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دونوں سرین زمین پر چپکائے، دونوں پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جس طرح کتا بیٹھتا ہے۔ علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عقبہ یہ ہے کہ دونوں سرین ایڑیوں پر رکھے۔

(ب) نماز کی مذکورہ حالت:

حدیث مذکورہ میں نماز کی جس حالت کا ذکر ہے وہ ہے تشہد کے دوران تورک کرنا۔

مذکورہ حالت کا فرق:

اوپر بیان کردہ تورک کا طریقہ مردوں کے لیے ہے، عورت کا طریقہ مختلف ہے۔ عورت اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لے اور سرین پر بیٹھے۔ یہ صورت اس کے حال کے زیادہ مناسب ہے۔

السوال السادس: عن ابی هريرة رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى على جنازة في المسجد فليس له شئ۔

(الف) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ "فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ" سے کیا مراد ہے؟

(ب) احادیث کی روشنی میں مرد کے کفن اور عورت کے کفن کے لیے کپڑوں کی وضاحت سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد میں میت پر نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

"فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ" کی وضاحت:

"فلیس له شيئ" سے مراد ہے مسجد میں نماز پڑھنے والوں کے لیے کوئی ثواب نہیں ہے۔

(ب) مرد کا سنت کفن:

حدیث مبارکہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا، جن میں قمیص اور عمامہ نہ تھا۔

لہٰذا حدیث مبارکہ کی رو سے مرد کے کفن میں تین کپڑے ہوں گے: ۱- ازار ۲- قمیص ۳- لفافہ

عورت کا سنت کفن:

حدیث مبارکہ: حضرت لیلیٰ بنت قانف رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے وقت میں بھی ان عورتوں میں شامل تھی، جو حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دے رہی تھیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سب سے پہلے ازار عطا فرمائی، پھر قمیص، پھر اوڑھنی، پھر چادر اور پھر انہیں لپیٹنے کے لیے ایک اور کپڑا دیا۔

پس ثابت ہوا کہ عورت کے لیے سنت کفن پانچ کپڑے ہیں:

۱- ازار ۲- قمیص ۳- اوڑھنی ۴- لفافہ ۵- سینہ بند

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الخامسة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	الحديث ۔ ۲	۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی سے دو دو سوالات حل کریں؟

قسم اوّل ...... مؤطا امام مالك رحمه الله

السوال الاول: عن محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمى انه قال سمعت ابى يستحب العقيقة ولو بعصفور ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور عقیقہ کا حکم شرعی بیان کریں؟

(ب) عقیقہ میں کیسا جانور ذبح کرنے کا حکم ہے؟ نیز بتائیں کہ کیا چڑیا عقیقہ میں ذبح کی جاسکتی ہے؟

السوال الثانى: عن هشام بن عروة ان اباه عروة بن الزبير كان يعق عن بنيه الذكور و الاناث بشاة شاة ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں' نیز عقیقہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟

(ب) حدیث کی روشنی میں عقیقہ کرنے کا مقصد بیان کریں؟

السوال الثالث: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا كَانَ فِى الْحَوْلَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَّاحِدَةً فَاِنَّهٗ يُحَرِّمُ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مدت رضاعت کتنی ہے؟ اس بارے میں احناف کا مؤقف مع الدلیل تحریر کریں؟

قسم ثانی ...... مؤطا امام محمد رحمه الله

السوال الرابع: عن انس بن مالك انه قال كنا نصلى العصر ثم يذهب الذاهب الى قباء فياتيهم والشمس مرتفعة ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کر کے بتائیں کہ نماز عصر میں تعجیل افضل ہے یا تاخیر؟ مفصل و مدلل جواب دیں؟

(ب) نماز عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ اس بارے میں احناف کا مؤقف دلائل کے ساتھ بیان کریں؟

السوال الخامس: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّأ اِنَّ مِنَ آنَاءٍ وَاحِدٍ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُنَ جَمِيْعًا فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) تشریح وتوضیح اس انداز سے کریں کہ حدیث میں مذکورہ مسئلہ میں احناف کا مؤقف واضح ہو جائے۔

السوال السادس: ان رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال يا معشر المسلمين هذا يوم جعله الله تعالیٰ عيد اللمسلمين فاغتسلوا و من كان عنده طيب فلا يضره ان يمس منه و عليكم بالسواك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے یا سنت؟ مؤطا امام محمد رحمہ اللہ کی روشنی میں جواب دیں؟

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الخامسة: الحديث ـ ۲

قسم اوّل ..... مؤطا امام مالك رحمه الله

السوال الاوّل: عن محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمى انه قال سمعت ابى يستحب العقيقة ولو بعصفور .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور عقیقہ کا حکم شرعی بیان کریں؟

(ب) عقیقہ میں کیسا جانور ذبح کرنے کا حکم ہے؟ نیز بتائیں کہ کیا چڑیا عقیقہ میں ذبح کی جا سکتی ہے؟

جوابات: (الف) حدیث کا ترجمہ:

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو (کہتے ہوئے) سنا ہے: عقیقہ کرنا بہتر ہے خواہ ایک چڑیا کو ہی کیوں نہ ذبح کر دیا جائے۔

عقیقہ کا حکم شرعی:

عقیقہ کا حکم کیا ہے؟ اس بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اصحاب ظواہر کے نزدیک عقیقہ کرنا فرض ہے۔

☆ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: بچے کا عقیقہ کرنا واجب ہے، اگر اس کا عقیقہ نہیں کیا گیا ہو، تو جب وہ عاقل و بالغ ہو گیا تو زندگی بھر میں خود اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔

☆ امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: عقیقہ کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ تاہم لوگ باقاعدگی سے اس پر عمل کرتے ہیں۔

☆ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ عقیقہ کرنا نفلی عبادت ہے، جو شخص چاہے کرے اور جو چاہے نہ کرے۔

☆ امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ تعالی اس بات کے قائل ہیں کہ عقیقہ کرنا سنت ہے اس پر عمل واجب ہے۔

(ب) عقیقہ کے جانور:

آٹھ ہیں: دو بھیڑوں، دو بکریوں، دو اونٹوں اور دو گائیوں میں سے (نر و مادہ) عقیقہ کرنا قربانی کی مثل ہے۔ لہٰذا ایسا کوئی جانور ذبح نہ کیا جائے جسے عید الاضحیٰ پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ کانا، کمزور، مقطوع الاعضاء اور بیمار جانور ذبح کرنا درست نہیں ہے۔

چڑیا ذبح کرنے کا حکم:

عقیقہ کرنا قربانی کی مثل ہے۔ لہٰذا عقیقہ میں وہی جانور ذبح کیے جائیں گے جو قربانی کے موقع پر کیے جاتے ہیں۔ پرندوں کی قربانی نہیں کی جاتی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو"۔ اس لیے چڑیا کو عقیقہ کے طور پر ذبح کرنا درست نہیں، ہاں چڑیا ذبح کرنے کے ذریعے سے عقیقہ کی اہمیت واضح کی جا رہی ہے۔

السوال الثانی: عن هشام بن عروة ان اباه عروة بن الزبير كان يعق عن بنيه الذكور و الاناث بشاة شاة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز عقیقہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟

(ب) حدیث کی روشنی میں عقیقہ کرنے کا مقصد بیان کریں؟

جوابات: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد عروہ بن زبیر اپنی اولاد خواہ لڑکا ہو یا لڑکی، کی طرف سے ایک ایک بکری عقیقہ کے طور پر ذبح کرتے تھے۔

عقیقہ کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

لغۃً "عقیقہ" کا لغوی معنیٰ نومولود بچے کے سر کے بال مونڈ دینا، پھر اس جانور کو عقیقہ کہا جانے لگا جو بچہ کی طرف سے بطور شکر خداوندی ذبح کیا جاتا ہے اور جانور ذبح کرتے وقت بچے کے بال مونڈ دیئے جاتے ہیں۔

(ب) عقیقہ کرنے کا مقصد حدیث کی روشنی میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ عقیقے کے عوض گروی ہوتا ہے، اس کی پیدائش کے ساتویں دن اس کی طرف سے قربانی کی جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

گروی کا معنیٰ یہ ہے کہ جس بچے کا عقیقہ نہ ہو وہ طرح طرح کی بیماریوں کا شکار رہتا ہے۔ اس کی نشوونما میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ اس میں اچھے اوصاف کا پایا جانا بھی عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔

یہ خوشی منانے کا اسلامی طریقہ ہے، جس کی وجہ سے اللہ کے حکم سے پریشانیوں، آفتوں اور بیماریوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے اللہ کا قرب بھی حاصل کیا جاتا ہے۔

السوال الثالث: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَاحِدَةً فَاِنَّهُ يُحَرِّمُ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مدت رضاعت کتنی ہے؟ اس بارے میں احناف کا موقف مع الدلیل تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ (بچے کی عمر) دو سال ہونے سے پہلے اگر ایک گھونٹ بھی دودھ پی لیا، تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

(ب) مدت رضاعت میں احناف کا موقف:

حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا نقطہ نظر ہے کہ مدت رضاعت اڑھائی سال ہے۔ اس سے زیادہ مدت میں رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس ارشاد ربانی سے استدلال کیا ہے: وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (الاحقاف:۱۵) بچے کے حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت اور دودھ پلانے کی مدت تیس ماہ ہے۔ مذکورہ بالا حدیث بھی آپ کے موقف کی تائید کرتی ہے۔

قسم ثانی ...... مؤطا امام محمد رحمہ اللہ

السوال الرابع: عن انس بن مالك انه قال كنا نصلي العصر ثم يذهب الذاهب الى قباء فياتيهم والشمس مرتفعة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کر کے بتائیں کہ نماز عصر میں تعجیل افضل ہے یا تاخیر؟ مفصل ومدلل جواب دیں۔

(ب) نماز عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ اس بارے میں احناف کا موقف دلائل کے ساتھ بیان کریں؟

جوابات: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے، پھر کوئی شخص قباء کی طرف جاتا تھا اور وہاں پہنچ جاتا تھا، تو سورج ابھی بلند ہوا کرتا تھا۔

نماز عصر میں تعجیل افضل ہے یا تاخیر:

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں عصر کی نماز جلدی ادا کرنے کے مقابلے میں تاخیر سے ادا کرنا زیادہ افضل ہے جبکہ آپ اس وقت ادا کریں جب سورج روشن اور چمکدار ہو اور اس میں زردی داخل نہ ہوئی ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اسی بات کے قائل ہیں اور ابر کے دن نماز عصر وعشاء میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

دلائل:

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ لیتے تھے جبکہ دھوپ ان رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت عائشہ) کے حجرے میں موجود ہوتی تھی اور ابھی اوپر نہ چڑھی ہوتی تھی۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر کوئی شخص بنو عمرو بن عوف کے محلے جاتا تھا اور انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پاتا تھا۔

(ب) وقت عصر سے متعلق امام ابوحنیفہ کا موقف:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک عصر کا وقت دو مثل سایہ کے بعد شروع ہوتا ہے۔

دلائل:

۱۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جس

وقت ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو گیا تھا، جتنی دیر میں کوئی اونٹ ذوالحلیفہ کی طرف جاتا ہے۔

۲- عبداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: آؤ! میں تمہیں بتاتا ہوں۔ تم ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہارے برابر/ جتنا ہو، اور عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تم سے دو گناہ (بڑا) ہو۔

السوال الخامس: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّآنِ مِنْ آنَاءٍ وَّاحِدٍ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ جَمِيْعًا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) تشریح وتوضیح اس انداز سے کریں کہ حدیث میں مذکورہ مسئلہ میں احناف کا مؤقف واضح ہو جائے؟

جوابات:(الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

حدیث کا ترجمہ:

باب: مرد و عورت ایک ہی برتن سے وضو کر سکتے ہیں۔ ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مرد اور عورتیں اکٹھے وضو کر لیا کرتے تھے۔

(ب) تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ مرد و عورت اکٹھے ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ محرم ہوں، اس بات میں علماء کا اتفاق ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عورت کے فضل وضو سے مرد وضو نہیں کر سکتا تاہم کوئی عورت یا بچہ وضو کر سکتا ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ بیوی شوہر کے ہمراہ وضو کرلے یا غسل کرلے۔ اگرچہ وہ عورت غسل کا آغاز مرد سے پہلے کرے یا مرد غسل کا آغاز عورت سے پہلے کرے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

السوال السادس: ان رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال يا معشر المسلمين هذا يوم

جعله الله تعالیٰ عيدا للمسلمين فاغتسلوا و من كان عنده طيب فلا يضره ان يمس منه و عليكم بالسواك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے یا سنت؟ مؤطا امام محمد رحمہ اللہ کی روشنی میں جواب دیں۔

جوابات: (الف) حدیث مبارک کا ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ مسلمین! یہ دن (جمعہ) کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے، پس (اس دن) غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ اسے استعمال کرے، تو اسے نقصان نہ ہوگا۔ تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

فاغتسلوا: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افتعال۔

ان یمس: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

(ب) جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے یا سنت:

صاحب ہدایہ کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے اور احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جو شخص جمعہ کے دن صرف وضو کرے تو یہ کافی ہے اور بہتر ہے اور جو شخص غسل کرے تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غسل کرنا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص جمعہ کے لیے آئے اسے غسل کرنا چاہیے''۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة السادسة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	اصول الحديث	۱۰۰

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السوال الاول: (الف) ضرورت حدیث پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں' نیز تدوین حدیث پر کوئی ایک دلیل پیش کریں؟

(ب) علم حدیث روایۃً اور علم حدیث درایۃً میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟

السوال الثانی: (الف) درج ذیل اصطلاحات میں سے چار کی تعریفات قلمبند کریں؟

(۱) مرفوع (۲) متواتر (۳) مرسل (۴) موقوف
(۵) صحیح لذاتہ (۶) جامع (۷) منقطع

(ب) شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالی نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے کتنے طبقے بیان کیے ہیں؟ کسی دو کی وضاحت کریں؟

السوال الثالث: (الف) امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں' نیز امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے زہد وتقوی پر نوٹ لکھیں؟

(ب) ''روایت حدیث میں امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے مقام'' پر ایک مختصر مگر جامع نوٹ تحریر کریں؟

السوال الرابع: (الف) امام مالک رحمہ اللہ تعالی کا مختصر تعارف لکھیں نیز مؤطا امام مالک رحمہ اللہ تعالی کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

(ب) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی کے بارے میں کوئی ایک بشارت (اور محبت رسول کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں)؟

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة السادسة: اصول الحديث

السوال الاوّل: (الف) ضرورت حدیث پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں نیز تدوین حدیث پر کوئی ایک دلیل پیش کریں؟

(ب) علم حدیث روایۃً اور علم حدیث درایۃً میں سے ہر ایک کی تعریف سپردِ قلم کریں؟

جوابات: (الف) ضرورت حدیث پر نوٹ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً ذکر فرمائے ہیں، ان کی تعبیر و تشریح صرف احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ممکن ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے ہمیں اسوۂ حسنہ یعنی اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ قرآن پاک کے احکام کی عملی تصویر ہمیں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں مثلاً نماز، زکوٰۃ، تیمم، حج اور عمرہ یہ صرف الفاظ ہیں، عربی لغت ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شریعت میں مطلوب ہیں۔ لہٰذا اگر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں میسر نہ ہوتیں، تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ جاننے کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا۔

تدوین حدیث پر دلائل:

تدوین حدیث کا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی شروع ہو چکا تھا، اس حوالے سے دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بہترین مشغلہ احادیث نبویہ لکھنا تھا، وہ انہیں خوش اسلوبی سے لکھا بھی کرتے تھے، بعض لوگوں نے انہیں یہ بات کہتے ہوئے لکھنے سے منع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمہ وقت حالت یکساں نہیں ہوتی، کبھی آپ حالت خوشی میں ہوتے ہیں اور کبھی حالت غصہ میں بھی، تو تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات لکھتے جاتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اس بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا: تم لکھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس منہ سے حق کے سوا کوئی بات نہیں نکلتی۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے پاس تمام صحابہ کرام سے زیادہ ذخیرہ احادیث تھا ماسوائے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے، کیونکہ وہ احادیث لکھا کرتے تھے جبکہ میں نہیں لکھا کرتا تھا۔

(ب) علم حدیث از روئے روایہ:

حدیث از روئے روایت اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال (تقریرات بھی شامل ہیں) اور اوصاف کی معرفت حاصل ہو۔ اس کا موضوع خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے۔

علم حدیث از روئے درایۃ:

وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت رد و قبول معلوم ہوتے ہیں اس کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔

سوال ثامن: (الف) درج ذیل اصطلاحات میں سے چار کی تعریفات قلمبند کریں؟

(۱) مرفوع (۲) متواتر (۳) مرسل (۴) موقوف
(۵) صحیح لذاتہ (۶) جامع (۷) منقطع

(ب) شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے کتنے طبقے بیان کیے ہیں؟ کسی دو کی وضاحت کریں۔

جوابات: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

۱- مرفوع: وہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، احوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

۲- متواتر: وہ حدیث جو ہر دور میں اتنے کثیر طرق سے روایت ہو کہ ان کا توافق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

۳- مرسل: وہ حدیث جس کے اخیر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے۔

۴- موقوف: وہ حدیث جس میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

۵- صحیح لذاتہ: وہ حدیث جس کے تمام راوی عادل، متصل اور تام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر معلل بھی ہو۔

۶- جامع: جس کتاب میں آٹھ عنوانوں سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط اور مناقب کے تحت احادیث لائی جائیں جیسے بخاری و ترمذی وغیرہ۔

۷- منقطع: وہ حدیث جس میں دو یا زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو سند میں متعدد جگہ سے حذف کر دیا جائے۔

(ب) طبقات کتب:

شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے چار طبقات بیان کیے ہیں، جن میں سے دو یہ ہیں:

نمبر ا طبقہ: اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں، جو امام بخاری اور امام مسلم پر مقدم، ان کے ہم زمان کے متقارب تھے۔ حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے

طبقہ کی بنسبت ضعیف روایات زیادہ ہیں، بلکہ بعض ایسی روایات بھی ہیں، جو متہم بالوضع ہیں جیسے مسند امام شافعی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ۔

چوتھا طبقہ: چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں مل سکی اور یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا جیسے دیلمی وغیرہ۔

السوال الثالث: (الف) امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں نیز امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے زہد وتقویٰ پر نوٹ لکھیں؟

(ب) ''روایت حدیث میں امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقام'' پر ایک مختصر مگر جامع نوٹ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصیات:

حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی چند خصوصات درج ذیل ہیں:

(۱) امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ خیر القرون علی الاطلاق قرن اول میں پیدا ہوئے، جس قرن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قرن کے لوگ تمام زمانہ کے لوگوں سے بہتر ہیں۔

(۲) آپ نے حضرت انس، عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کی۔ جس کی وجہ سے آپ تابعی کہلائے۔

(۳) حضرت انس، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، عائشہ بن عجرد وغیرہم صحابہ کرام سے آپ کو شرف روایت بھی حاصل ہے۔

زہد وتقویٰ: آپ کے زہد کا یہ عالم تھا کہ کبھی مال و دولت کی طرف التفات نہ کرتے اور بڑی سے بڑی رقم بھی اگر آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی تو شان بے نیازی سے رد کر دیتے۔ ایک مرتبہ آپ نے اپنے ایک شریک کے پاس تجارت کی غرض سے کپڑے کے تھان بھیجے جن میں ایک تھان میں نقص تھا آپ نے اسے خاص تاکید کی کہ بیچتے وقت اس کا نقص ضرور بیان کرنا، لیکن وہ بیچتے وقت گاہک کو یہ بتانا بھول گیا۔ پھر گاہک کے بارے میں بھی یاد نہ رہا۔ جب امام صاحب کو پتہ چلا تو آپ نے وہ تمام رقم صدقہ کر دیا جس کی قیمت تیس ہزار درہم تھی۔ اس سے آپ کا تقویٰ ظاہر ہوتا ہے۔ جس چیز/کام کے سبب دین میں کوئی شک وشبہ پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا، اسے چھوڑ دیتے۔ اگر کسی چیز میں ادنیٰ سا بھی شائبہ معلوم کرتے تو مکمل طور پر اس سے اجتناب فرماتے۔

(ب) روایت حدیث میں امام صاحب کا مقام:

امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت میں ایک سو چودہ سال کا فرق ہے۔ اس عرصہ میں بہ کثرت احادیث شائع ہوئیں اور ایک حدیث کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں اشخاص نے روایت کیا۔ امام صاحب کے زمانہ میں راویوں کا اتنا شیوع اور عموم نہ تھا۔ اس لیے امام صاحب اور امام بخاری کی روایات کی تعداد میں فرق ہے، لیکن درحقیقت وہ نفس روایات کا نہیں بلکہ اسانید کی تعداد کا فرق ہے۔

آپ کی روایات نفس احادیث کے حوالے سے امام بخاری کی روایات سے کہیں زیادہ ہیں۔ اس زمانہ میں آپ کو جتنی بھی احادیث جس قدر اسانید کے ساتھ مل سکتی تھیں، آپ نے ان کو تمام طرق اور اسانید کے ساتھ حاصل کرلیا۔ آپ اپنے زمانے کے تمام محدثین پر ادراک کے حوالے سے فائق و غالب تھے۔ آپ کے معاصر اور مشہور محدث امام مسعر بن کدام کا کہنا ہے کہ "میں نے ابوحنیفہ کے ساتھ حدیث کا علم حاصل کیا لیکن وہ ہم سب پر غالب رہے۔ آپ مزید علم میں مشغول رہے اور وہ ان میں سب سے بڑھ کر تھے۔ فقہ میں ان کے مقام کو تم جانتے ہی ہو۔

بشر بن موسیٰ نے کہا: "امام مقری جب امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے تو کہتے ہم سے حاکم/شہنشاہ نے حدیث بیان کی ہے"۔

حاصل کلام یہ ہے کہ کوئی حدیث آپ سے چھپی ہوئی اور نظروں سے اوجھل نہ تھی، کیونکہ اگر کوئی شخص کسی ایک بھی حدیث رسول سے ناواقف ہو تو وہ حیات انسانی سے متعلق جامع دستور نہیں بنا سکتا۔

السوال الرابع: (الف) امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا مختصر تعارف لکھیں نیز مؤطا امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

(ب) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کوئی ایک بشارت اور محبت رسول کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں؟

جوابات: امام مالک کا مختصر تعارف:

ولادت با سعادت: امام الہجرت، حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے دادا جان حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہما جلیل القدر صحابی رسول تھے۔ جو اکثر غزوات میں بھی شامل ہوئے تھے۔ امام موصوف کی ولادت ۹۳ھ میں ہوئی۔

حصول علم: امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ اعزاز و امتیاز حاصل ہے کہ آپ نے کثیر صحابہ کرام کی اولاد سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان سے احادیث کی سماعت کی، ان سے آداب رسول صلی اللہ علیہ

وسلم کا درس لیا۔ ان سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہوئے احادیث مبارکہ کا سب سے پہلا مجموعہ احادیث تیار کیا، جو موطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے ایک اوسط سے یہ فیض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کیا اور تا قیامت امت مصطفوی کی تربیت کا اہتمام کیا۔

اساتذۂ کرام: آپ نے کثیر صحابہ اور تابعین سے علمی استفادہ کیا۔ آپ کے کثیر اساتذہ میں سے چند ایک کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

عام برن عبداللہ بن العوام، نعیم بن عبداللہ المجمر، زید بن اسلم، نافع مولی ابن عمر، حمید الطویل، سعید المقبری، ابو حازم سلمہ بن دینار، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، صالح بن کیسان زہری، صفوان بن سلیم، ربیع بن ابی عبدالرحمٰن، ابوالزناد، ابن المنکدر، عبداللہ بن دینار ابو طوالۃ، عبدربہ یحیٰی بن سعید، عمرو بن ابی عمر، مولی المطلب علاء بن عبدالرحمٰن، ہشام بن عروہ، یزید بن مہاجر، یزید بن عبداللہ بن خصیفہ، ابوالزبیر المکی، ابراہیم موسیٰ بن عقبہ، ایوب السختیانی، اسماعیل بن ابی حکیم، حمید بن عبدالرحمٰن، جعفر بن محمد صادق، حمید بن قیس، داؤد بن الحسن، زیاد بن سعد، زید بن رباح، سالم ابی النضر، سہیل بن ابی صالح، صیفی مولی ابوایوب، ضمرۃ بن سعید، طلحہ بن عبدالمالک الایلی، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، عبداللہ بن المتفضل الہاشمی، عبداللہ بن یزید، عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ، عبدالرحمٰن بن القاسم، عبداللہ بن ابی عبداللہ الاغر، عمرو بن مسلم بن عمارۃ بن اکمیہ، عمرو بن یحیٰی بن عمارۃ، قطن بن وہب، ابوالاسود عروۃ، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن یحیٰی بن عمارۃ محمد بن یحیٰی بن حبان، مخرجہ بن بکری وغیرہم۔

تلامذۂ کرام: آپ تاحیات قرآن وسنت کا درس دیتے رہے۔ لاکھوں لوگوں نے آپ سے علم استفادہ کیا جن میں سے آپ کے چند تلامذہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

مشائخ میں ابن شہاب زہری، یحیٰی بن سعید انصاری اور یزید بن عبداللہ بن الہاد۔ معاصرین میں اوزاعی، ثوری، رقاء بن عمر الشعبہ بن الحجاج، جریج، ابراہیم بن طہمان لیث بن سعد اور ابن عیینہ۔ بزرگ حضرات میں سے ابواسحاق فزاری، یحیٰی بن سعید القطان، عبدالرحمٰن بن مہدی، حسین بن ولید نیشاپوری روح بن عبادہ، زید بن الحباب، امام شافعی، ابن المبارک، ابن وہب، ابن قاسم، قاسم بن یزید، الجر معن بن عیسٰی، یحیٰی بن ایوب مصری، ابو علی حنفی، ابو نعیم، ابو عاصم ابوالولید طیالسی، احمد بن عبداللہ بن یونس اسحاق بن عیسٰی بن الطباع، بشر بن عمر الزاہدی، جویرہ بن اسماء، خالد بن مخلد، سعید بن منصور، عبداللہ رجاء مکی، قعنبی، اسماعیل بن یونس، اویس یحیٰی بن یحیٰی نیشاپوری، ابو مسہر عبداللہ بن یوسف، عبداللہ اویسی، مکی بن ابراہیم، یحیٰی بن عبداللہ بن بکیر، یحیٰی بن قزعہ، قتیبہ بن سعید، ابومصعب زہری، اسماعیل موسیٰ فزاری، خلف بن ہشام، عبدالاعلیٰ بن حماد الدرسی، سوید بن سعید، مصعب ابن عبداللہ زبیری، ہشام بن عمار، عتبہ بن عبداللہ مروزی اور ابو حذافہ احمد بن اسماعیل مدنی۔